کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 2: تشکیل پاکستان

میاں بشیر احمد (1893ء تا 1971ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. ہندوستان میں فارسی زبان عدالتوں سے کب خارج کی گئی؟

(ا) 1837ء ✅

(ب) 1847ء

(ج) 1873ء

(د) 1888ء

2. رسالہ تہذیب الاخلاق کس نے جاری کیا؟

(ا) سرسید احمد خان ✅

(ب) حالی

(ج) نذیر احمد

(د) امیر علی

3. سرسید احمد خان کا انتقال کب ہوا؟

(ا) 1898ء ✅

(ب) 1857ء

(ج) 1837ء

(د) 1920ء

4. انیسویں صدی میں بہار میں کون سی مسلم تحریک پیدا ہوئی؟

(ا) فرائضی تحریک ✅

(ب) دیوبند تحریک

(ج) سرسید تحریک

(د) تحریک آزادی

5. اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد ہندوستان میں اسلامی حکومت کتنے سال تک قائم رہی؟

(ا) ڈیڑھ سو سال تک ✅

(ب) دو سو سال تک

(ج) پچاس سال تک

(د) سو سال تک

6. علی گڑھ کالج کب یونیورسٹی کے درجے تک پہنچا؟

(ا) 1920ء ✅

(ب) 1877ء

(ج) 1886ء

(د) 1921ء

7. اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کب ہوئی؟

(ا) 1707ء ✅

(ب) 1708ء

(ج) 1706ء

(د) 1713ء

8. سید احمد بریلوی کہاں شہید ہوئے؟

(ا) بالا کوٹ ✅

(ب) پشاور

(ج) سیالکوٹ

(د) ایبٹ آباد

9. سید احمد بریلوی کب شہید ہوئے؟

(ا) 1831ء ✅

(ب) 1826ء

(ج) 1816ء

(د) 1857ء

10. سرسید احمد خان کے جاری کردہ رسالے کا نام کیا تھا؟

(ا) تہذیب الاخلاق ✅

(ب) انقلاب

(ج) نئی دنیا

(د) کارنامہ مجاہد اسلام

11. سبق تشکیل پاکستان کے مصنف کون ہیں؟

(ا) شاہد احمد دہلوی ✅

(ب) میاں بشیر احمد

(ج) سید عبد اللہ

(د) رشید احمد صدیقی

12. بہاری مسلمانوں کی تحریک کا نام کیا تھا؟

(ا) فرائضی تحریک ✅

(ب) اسلامی تحریک

(ج) تحریک ریشمی رومال

(د) مذہبی اور معاشرتی اصلاح کی تحریک

13. ہندوستان میں انگریز کب دہلی میں داخل ہوئے؟

(ا) 1803ء ✅

(ب) 1840ء

(ج) 1873ء

(د) 1903ء

14. سرسید نے کالج کہاں کھولا؟

(ا) علی گڑھ ✅

(ب) لکھنو

(ج) دیوبند

(د) لاہور

15. کتاب اسباب بغاوت ہند کس نے لکھی؟

(ا) سرسید احمد خان ✅

(ب) نذیر احمد

(ج) حالی

(د) قبلی

16. اردو زبان اور ادب کی ترقی میں کس کا کردار نمایاں رہا؟

(ا) نواب محسن الملک ✅

(ب) سید امیر علی

(ج) حالی

(د) شبلی

17. مسلمانان ہند کا نصب العین کیا ہے؟

(ا) اسلام، قرآن اور سنت کے مطابق زندگی ✅

(ب) عزت

(ج) شہرت

(د) دولت

18. سرسید احمد خان کی وفات کے بعد علی گڑھ کالج کے سیکرٹری کون بنے؟

(ا) نواب وقار الملک ✅

(ب) نذیر احمد

(ج) امیر علی

(د) حالی

19. مسلم لیگ کب قائم ہوئی؟

(ا) 1906ء ✅

(ب) 1930ء

(ج) 1940ء

(د) 1919ء

20. انڈین نیشنل کانگرس کب قائم ہوئی؟

(ا) 1885ء ✅

(ب) 1906ء

(ج) 1920ء

(د) 1940ء

21. سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونے سے کیوں روکا؟

(ا) کیونکہ اس سے مسلمانوں کو بحیثیت قوم نقصان پہنچے گا ✅

(ب) کیونکہ کانگرس غیر قانونی تھی

(ج) کیونکہ مسلمانوں کو سیاست میں دلچسپی نہیں تھی

(د) کیونکہ کانگرس کا مقصد تعلیم تھا

22. سرسید احمد خان نے کون سی تصنیف لکھ کر حکومت کو توجہ دلائی؟

(ا) اسباب بغاوت ہند ✅

(ب) تہذیب الاخلاق

(ج) کارنامہ مجاہد اسلام

(د) انقلاب

23. سرسید احمد خان کونسل کا ممبر کب نامزد ہوئے؟

(ا) 1878ء ✅

(ب) 1885ء

(ج) 1898ء

(د) 1920ء

24. سرسید احمد خان کے انتقال کے بعد ان کے کام کو جاری رکھنے والے کون تھے؟

(ا) محسن الملک، وقار الملک، حالی، نذیر احمد، شبلی، امیر علی ✅

(ب) قائداعظم، لیاقت علی خان

(ج) محمد علی جناح، علامہ اقبال

(د) مولوی عبدالحق، نواب وقار الملک

25. مسلم لیگ اور کانگرس کی نئی سکیم کی مخالفت کب ہوئی؟

(ا) 1946ء ✅

(ب) 1940ء

(ج) 1920ء

(د) 1935ء

26. ہندوستان میں نئے انتخابات کب ہوئے، جس میں مسلم لیگ پوری طرح کامیاب ہوئی؟

(ا) 1945–46ء ✅

(ب) 1940ء

(ج) 1937ء

(د) 1920ء

27. کانگرس نے مسلم لیگ سے باعزت سمجھوتا کرنے سے انکار کب کیا؟

(ا) 1946ء ✅

(ب) 1940ء

(ج) 1947ء

(د) 1935ء

28. برطانیہ نے ہندوستان کو خالی کرنے کا فیصلہ کب کیا؟

(ا) فروری 1947ء ✅

(ب) مارچ 1947ء

(ج) جون 1947ء

(د) اگست 1947ء

29. پنجاب میں مسلم لیگ کی زبردست تحریک کب ہوئی؟

(ا) جنوری 1947ء ✅

(ب) مارچ 1940ء

(ج) اگست 1947ء

(د) دسمبر 1946ء

30. پاکستان کے مخالفین نے کس سال شدید فرقہ وارانہ فسادات شروع کیے؟

(ا) 1947ء ✅

(ب) 1940ء

(ج) 1935ء

(د) 1929ء

31. پاکستان کے قیام سے قبل مسلمانوں کو کتنے لاکھ بے گناہ شہید کیا گیا؟

(ا) 8–10 لاکھ ✅

(ب) 2–3 لاکھ

(ج) 5–6 لاکھ

(د) 1–2 لاکھ

32. برطانیہ نے پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کا نیا منصوبہ کب شائع کیا؟

(ا) 3 رجون 1947ء ✅

(ب) مارچ 1940ء

(ج) جنوری 1947ء

(د) اگست 1947ء

33. پاکستان اور ہندوستان میں علیحدہ حکومتیں کب قائم ہوئیں؟

(ا) 15 اگست 1947ء ✅

(ب) 23 مارچ 1940ء

(ج) 14 اگست 1946ء

(د) 26 جنوری 1947ء

34. پاکستان کے قیام کے بعد مشرقی و مغربی پاکستان کی بنیاد کس نے رکھی؟

(ا) مسلمانوں کی تنظیم و قربانیوں نے ✅

(ب) برطانوی حکومت نے

(ج) کانگرس نے

(د) قائداعظم نے اکیلے

خلاصہ: تشکیل پاکستان

1707ء میں نگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت زوال پذیر ہو گئی۔ 1803ء میں انگریزوں نے دہلی میں داخل ہو کر مسلمانوں کی معاشرتی، سیاسی اور دینی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ مسلمانوں کی حالت دگر گوں ہو گئی، اور اصلاح کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اس سلسلے میں شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبدالعزیز اور سید احد شہید نے مسلمانوں کی اصلاح کے لیے قدم بڑھایا۔ اس دوران سید احمد شہید 1816ء سے 1831ء کے دوران پشاور میں بالا کوٹ کے مقام پر افغان سرداروں کی غداری کے باعث شہید ہوئے۔ اسی زمانے میں بہار میں مسلمانوں کو غربت اور ذلت سے نکالنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔

1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں وہ انگریزوں کے زیر عتاب آگئے اور زمین و جائیداد سے محروم ہو گئے۔ اس نازک موقع پر سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی مایوسی کو دور کرنے اور ترقی کے راستے کھولنے کے لیے تحریک علی گڑھ شروع کی۔ انہوں نے زبان، قلم اور عمل کے ذریعے مسلمانوں کے لیے رسالہ تہذیب الاخلاق اور دیگر تصانیف جاری کیں۔ 1867ء میں جب ہندوؤں نے ہندی کو دفتری زبان بنانے کی کوشش کی تو سرسید نے مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت سے منع کیا۔ 1898ء میں ان کی وفات کے بعد محسن الملک، وقار الملک، مسدس تعالی اور سید امیر علی نے ان کے کام کو جاری رکھا اور مسلمانوں میں جذبہ عمل کو ابھارا۔

علامہ اقبال نے اپنے شعر و سخن میں اسلام اور خودی کے اصول اجاگر کیے، اور یہ بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور اسلام سے وابستگی ہی مسلمانوں کی بقا کی ضامن ہے۔ 1920ء میں علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ ملا۔ 1905ء میں بنگال کی تقسیم نے مسلمانوں کے لیے بہتر مواقع فراہم کیے، لیکن 1911ء میں اسے منسوخ کر دیا گیا، جس سے مسلمانوں کو دھچکا لگا۔ 1906ء میں مسلم لیگ قائم ہوئی تاکہ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔

1912ء میں **جنگ بلقان** و **طرابلس** کے دوران مسلمانوں کے قومی اور بین الاقوامی حقوق محفوظ نہ رہے، جس پر انہوں نے خودمختاری کا مطالبہ شروع کیا اور کانگریس سے تعاون بھی کیا۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان معاہدے سے حکومت نے محدود خودمختاری دینے کا اعلان کیا۔ 1919ء میں ترکی خلافت کے ٹکڑوں کے خلاف 1920ء میں عدم تعاون کی تحریک شروع کی گئی، لیکن ہندو تحریکیں بھی شروع ہو گئیں، جس سے مسلمانوں میں بدظنی پیدا ہوئی۔ 1930ء تا 1932ء میں لندن میں گول میز کانفرنسیں ہوئیں، لیکن نتیجہ خیز نہ ہو سکیں۔ 1935ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت خود مختاری کی صورت اختیار ہوئی۔

1940ء میں **قرارداد پاکستان** نے مسلمانوں کی جدوجہد کو نیا موڑ دیا۔ 1945ء کے انتخابات میں مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی، لیکن ہندو مسلم اختلافات بڑھتے گئے۔ بالآخر برطانیہ نے ہندوستان کو 15 اگست 1947ء کو آزادی دینے کا اعلان کیا اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ پاکستان کا قیام مسلمانوں کی اجتماعی جدوجہد، تعلیم، سیاسی شعور اور مذہبی بیداری کا نتیجہ تھا تاکہ وہ بلا تعصب معاشی آزادی، امن، سلامتی اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

🌸 سیاق وسباق اور تشریح

پیراگراف نمبر 1:

سرسید نے قدامت پسند مسلمانوں کو نئے زمانے کی ضروریات سے آگاہ کیا اور ہزار دقتوں سے ان کو نئے علوم کے حصول اور نئی حکومت سے تعاون پر آمادہ اور بھی حکومت سے کیا۔ اپنی مذہبی تصانیف اور رسالہ تہذیب الاخلاق کے اجرا سے انھوں نے ثابت کر دکھایا کہ اسلام عقل کے اُصولوں پر بنتی ہے۔ اُن کی تعلیمی مساعی 1877ء میں تکمیل کو پہنچیں جب علی گڑھ کالج کا افتتاح ہوا جو کم از کم تین برس تک مسلمانان ہند کا واحد قومی مرکز بنا رہا۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف 19ویں صدی کے وسط اور 20ویں صدی کے آغاز میں مسلمانوں کی تعلیمی اور اصلاحی تحریک کے بارے میں ہے۔ 1857ء کے بعد مسلمان معاشرتی، علمی اور سیاسی طور پر کمزور ہو گئے تھے۔ انگریز حکومت نے مسلمانوں کے تعلیمی اور سیاسی مواقع محدود کر دیے تھے۔ ایسے حالات میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو جدید تعلیم، علوم اور سیاسی شعور کی طرف راغب کیا تاکہ وہ معاشرتی اور علمی طور پر مضبوط ہو سکیں۔

تشریح:

سرسید نے مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ دنیا بدل رہی ہے اور نئے زمانے کی ضروریات کے مطابق تعلیم حاصل کرنا اور ترقی کے مواقع حاصل کرنا ضروری ہیں۔

جدید علوم کا حصول:

انہوں نے مسلمانوں کو مغربی تعلیم اور سائنسی علوم کے حصول کی ترغیب دی تاکہ وہ معاشرتی اور علمی طور پر مضبوط ہو سکیں۔

حکومت سے تعاون:

سرسید نے مسلمانوں کو نئی حکومت اور سیاسی نظام کے ساتھ تعاون کرنے کی نصیحت کی، تاکہ وہ اپنے حقوق اور مواقع برقرار رکھ سکیں۔

رسالہ "تہذیب الاخلاق":

اس رسالہ اور دیگر مذہبی تصانیف کے ذریعے سرسید نے یہ ثابت کیا کہ اسلام عقل و منطق کے اصولوں پر مبنی ہے اور تعلیم و ترقی کے راستے میں رکاوٹ نہیں۔

علی گڑھ کالج کا قیام (1877ء):

یہ مسلمانوں کے لیے ایک قومی تعلیمی مرکز بنا، جہاں وہ جدید تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ ابتدائی طور پر تین برس تک یہ مسلمانوں کا واحد قومی تعلیمی مرکز تھا۔

پیراگراف نمبر 2:

علی گڑھ تحریک کی وجہ سے قوم میں کئی اور تحریکات شروع ہو گئیں۔ اختلافات ضرور رونما ہوئے لیکن ایک حد تک یہ نئی زندگی کا نشان تھے۔ سرسید، امیر علی اور دیگر بزرگوں نے اسلام کو مغربی علوم سے اس طرح ملا دیا تھا کہ اسے ایک ترقی یافتہ مذہب ثابت کیا لیکن اس جدید علم الکلام کے رد عمل کے طور پر بعض اور مذہبی مساعی بروئے کار آئیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف علی گڑھ تحریک کے اثرات اور اس کے بعد پیدا ہونے والی مختلف تحریکات کے بارے میں ہے۔ علی گڑھ تحریک نے مسلمانوں میں تعلیمی، علمی اور اصلاحی شعور پیدا کیا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض اختلافات اور ردعمل بھی پیدا ہوئے۔ اس دور میں سرسید، سید امیر علی اور دیگر علماء نے اسلام کو مغربی علوم کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں کو ترقی یافتہ اور جدید معاشرت کے مطابق بنایا جا سکے۔

تشریح:

علی گڑھ تحریک کے اثرات:

تحریک نے قوم میں تعلیم، اصلاح اور ترقی کی نئی تحریکیں شروع کیں، جو معاشرت میں تازگی اور شعور کا ذریعہ بنیں۔

اختلافات:

کچھ حد تک اختلافات رونما ہوئے، جو تحریک کی قبولیت اور نئے خیالات کی وجہ سے پیدا ہوئے، لیکن یہ اختلافات معاشرتی تبدیلی کا بھی نشان تھے۔

اسلام اور مغربی علوم کا امتزاج:

سرسید، امیر علی اور دیگر علماء نے اسلام کو مغربی علوم کے ساتھ اس طرح جوڑا کہ اسے ایک ترقی یافتہ مذہب کے طور پر پیش کیا جا سکے۔

رد عمل:

اس جدید فکر کے رد عمل کے طور پر بعض مذہبی شخصیات نے مختلف تحریکیں چلائیں، جو جدید تعلیم اور قدیم نظریات کے درمیان پیدا ہونے والے تصادم کی عکاسی کرتی ہیں۔

پیراگراف نمبر 3:

ان مساعی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب سے بیگانگی بہت حد تک کم ہو گئی اور مغرب کی ذہنی غلامی سے نجات ملی لیکن ساتھ ہی ایک ایسی فضا بھی پیدا ہو گئی جس میں اپنی ہر چیز اچھی اور دوسروں کی ہر چیز بری نظر آنے لگی، اس کی اصلاح ضروری ہو گئی۔ اقبالؒ نے اسلامی و مغربی علوم کے گہرے مطالعے کے بعد اپنا خاص اسلامی فلسفہ قوم کے سامنے پیش کیا، جس کا مقصد کامل ترین انسان کی انفرادی و اجتماعی نشوونما ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف علی گڑھ تحریک کے فکری اثرات اور اس کے بعد پیدا ہونے والی ذہنی فضا کے بارے میں ہے۔ سرسید اور ان کے رفقا کی کوششوں سے مسلمان مذہب سے دوری اور مغربی ذہنی غلامی سے نکلنے لگے، لیکن اس کے ساتھ ایک انتہاپسندانہ رویہ بھی پیدا ہوا۔ ایسے حالات میں علامہ اقبال نے اسلامی اور مغربی علوم کا گہرا مطالعہ کر کے ایک متوازن اسلامی فکر پیش کی۔

تشریح:

مذہب سے بیگانگی میں کمی:

اصلاحی اور تعلیمی کوششوں کے نتیجے میں مسلمانوں میں مذہب سے دوری کم ہوئی اور دینی شعور دوبارہ بیدار ہوا۔

مغربی ذہنی غلامی سے نجات:

مسلمانوں نے مغرب کی اندھی تقلید چھوڑ کر اپنی دینی اور تہذیبی شناخت کو پہچاننا شروع کیا۔

نئی ذہنی فضا کا مسئلہ:

اس بیداری کے ساتھ ایک ایسا رویہ بھی پیدا ہو گیا جس میں اپنی ہر چیز کو بہتر اور دوسروں کی ہر چیز کو کمتر سمجھا جانے لگا، جو فکری عدم توازن کی علامت تھا۔

اصلاح کی ضرورت:

اس انتہاپسندانہ سوچ کی اصلاح ناگزیر ہو گئی تاکہ توازن اور اعتدال پیدا کیا جا سکے۔

علامہ اقبال کا کردار:

علامہ اقبال نے اسلامی اور مغربی علوم کے عمیق مطالعے کے بعد اپنا اسلامی فلسفہ پیش کیا۔

اقبال کا فلسفہ:

ان کے فلسفے کا مقصد ایک ایسے کامل انسان کی تربیت تھا جو فرد اور قوم دونوں سطحوں پر اخلاقی، فکری اور عملی طور پر ترقی یافتہ ہو۔

پیراگراف نمبر 4:

مسلمانانِ ہند کی جدید سیاسی زندگی کی داستان یہ ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے بعد سرسید نے علی گڑھ میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے قدم اٹھایا، لیکن بالعموم ان کی قومی سیاست یہی تھی کہ مسلمان ملکی سیاست سے الگ تھلگ رہیں اور پہلے مغربی علوم کے حصول سے اپنی قوم کی حالت کو درست اور مضبوط کر لیں۔ مگر بیسویں صدی کے شروع سے ایشیا اور اس کے ساتھ ہندوستان میں صورتِ حال دگرگوں ہونے لگی۔ جاپان کی فتح سے ہندوؤں میں جذبۂ قومیت ابھرا اور انہوں نے تقسیمِ بنگال کے خلاف 1905ء میں ایک زبردست تحریک شروع کی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف مسلمانوں کی جدید سیاسی بیداری کے ابتدائی مرحلے سے تعلق رکھتا ہے۔ انڈین نیشنل کانگرس کے قیام کے بعد سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئیں، لیکن سرسید احمد خان کا خیال تھا کہ مسلمان اس وقت سیاسی طور پر کمزور ہیں، اس لیے انہیں فوری سیاست میں الجھنے کے بجائے تعلیم اور فکری مضبوطی پر توجہ دینی چاہیے۔ بعد ازاں بیسویں صدی کے آغاز میں بین الاقوامی اور ملکی حالات نے ہندوستان کی سیاست کا رخ بدل دیا۔

تشریح:

کانگرس کے قیام کے بعد حالات:

کانگرس کے قیام سے ہندوستان میں سیاسی سرگرمیاں بڑھیں، جس پر سرسید نے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے علی گڑھ میں آواز بلند کی۔

سرسید کی سیاسی حکمتِ عملی:

سرسید کا مؤقف یہ تھا کہ مسلمان وقتی طور پر ملکی سیاست سے الگ رہیں اور پہلے تعلیم اور جدید علوم کے ذریعے اپنی پسماندگی دور کریں۔

تعلیم کو ترجیح دینا:

ان کے نزدیک مغربی علوم کے حصول کے بغیر مسلمان نہ تو سیاسی طور پر مضبوط ہو سکتے تھے اور نہ ہی اپنے حقوق کا مؤثر دفاع کر سکتے تھے۔

بیسویں صدی کے آغاز میں تبدیلی:

وقت کے ساتھ ایشیا اور ہندوستان میں سیاسی حالات بدلنے لگے اور قوموں میں بیداری پیدا ہوئی۔

جاپان کی فتح کے اثرات:

جاپان کی کامیابی نے ایشیائی اقوام خصوصاً ہندوؤں میں قومیت کا جذبہ پیدا کیا اور انہیں سیاسی تحریکوں کی طرف مائل کیا۔

تقسیمِ بنگال کے خلاف تحریک (1905ء):

ہندوؤں نے بنگال کی تقسیم کے خلاف ایک منظم اور طاقتور تحریک شروع کی، جس سے ہندوستان کی سیاست میں کشیدگی اور تیزی پیدا ہو گئی۔

پیراگراف نمبر 5:

مسلمانوں کا نصب العین اسلام ہے۔ وہ اسلام نہیں جس کا ڈنکا مطلق العنان بادشاہوں اور خود غرض اُمراء نے بجایا بلکہ وہ اسلام جس کا حامل قرآن ہے جس نے صرف ان دیکھے خدا کے آگے سر جھکانا سکھایا۔ وہ اسلام جس کا نمونہ آنحضرت محمد ﷺ اور خلفائے راشدین کے عہد میں مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔ وہ سچائی، وہ دلیری، وہ خود اعتمادی، وہ انکسار و امن پسندی، وہ محنت و مساوات، وہ صبر و تقویٰ، وہ مسلم و غیر مسلم سب کی خدمت، سب کے حقوق کا تحفظ، سب سے رواداری اور محبت—یہ ہے پاکستان کے مسلمانوں کا نصب العین۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف تحریکِ پاکستان کے فکری اور نظریاتی پس منظر سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلمانوں نے طویل سیاسی، تعلیمی اور فکری جدوجہد کے بعد یہ محسوس کیا کہ ان کی بقا اور ترقی صرف ایک ایسی ریاست میں ممکن ہے جو اسلامی اصولوں پر قائم ہو۔ اس لیے مسلمانوں نے اپنے نصب العین کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا مقصد محض اقتدار حاصل کرنا نہیں بلکہ اسلام کے حقیقی اور عملی نظام کو اپنانا ہے، جیسا کہ قرآن، سنتِ رسول ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں نظر آتا ہے۔

تشریح:

اسلام بطور نصب العین:

اس پیراگراف میں واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا اصل مقصد اور زندگی کا محور اسلام ہے۔

غلط اسلامی تصور کی نفی:

یہاں اس اسلام سے لاتعلقی ظاہر کی گئی ہے جسے بعض ظالم حکمرانوں اور خود غرض طبقوں نے اپنے مفادات کے لیے استعمال کیا۔

قرآنی اسلام:

اصل اسلام وہ ہے جو قرآن پیش کرتا ہے، جو انسان کو صرف ایک خدا کے آگے جھکنے، حق اور عدل پر قائم رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔

سنتِ رسول ﷺ اور خلافتِ راشدہ:

نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے ادوار کو اسلام کے عملی نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جہاں اسلامی اقدار زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتی تھیں۔

اسلامی اقدار:

اس پیراگراف میں اسلامی صفات جیسے سچائی، دلیری، خود اعتمادی، انکسار، امن پسندی، محنت، مساوات، صبر، تقویٰ اور رواداری کو نمایاں کیا گیا ہے۔

انسانیت کی خدمت:

اسلام کو ایک ایسا دین بتایا گیا ہے جو مسلم و غیر مسلم سب کی خدمت، سب کے حقوق کے تحفظ اور باہمی محبت و رواداری کا درس دیتا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The

content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.